هو العلي

علي حبه جنة

قسيم النار والجنة

وصي المصطفى حقا

إمام الإنس والجنة

كتبه العبد المذنب محمد ميرزا عفي عنه

اِنَّ اللہ یَھدی من یشاء الیٰ صراطٍ مُستقیم

الحمد للہ کہ رسالہ

۱۲۹۸

دُرّۃ التحقیق

مسمی

مولوی شیخ سجاد حسین صاحب بلند شہری نے فارسی رسالہ یوحنا بنی اسرائیل سے اردو مین ترجمہ کیا اور حواشی جدیدہ اور فوائد عدیدہ اوسمین زیادہ کیے ؎

بمقام لکھنو محلہ وزیر گنج تاریخ یکم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۸ ہجری

مطبع حسنی اثنا عشریہ باہتمام سید عابد علی کے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدایا بے نیازا بادشاہا
کریما کارسازا ہم آلہا

جہان کے بادشاہونکے شہنشاہ
غنی ہے حاجتون سے تیری درگاہ

غریبون کی دعا بر لانے والے
سحابِ رحمتی برسانے والے

صراطِ مستقیم اپنی بتا دے
ہدایت کر ہدایت رہ دکہا دے

قلوبِ مومنین کو دین سے بہر دے
منور نور سے ایمان کی کر دے

مئی تحقیق کچہہ اونکو پلا کر
تمیزِ حق و باطل کو عطا کر

چراغ معرفت کر دل مین روشن
گلِ ایمان سے بہر دے اونکے دامن

منور ہو زمان اونکی دمک سے
معطر ہو جہان انکی مہک سے

محمدؐ جسنے ہمکو دین جتایا
بُرے کو اور بہلے کو ہے جتایا

کئے ہین جسکی خاطر تونے پیدا
زمین و آسمان صحرا و دریا

اطاعت مین ہمین رکہہ اوسکی ہر آن
اسی حالت مین حتا نکلے پہر جان

ایاغِ حبِ حیدر کو پلا دے
محبت آل کے دل مین بسا دے

درود انپر سلام انپر سلامت الٰہی جب تلک آوی قیامت

آنا بعد رسالۂ یوحنا اوس شخص کے لیے جو تحقیق مذاہب کرے ایک نہایت بے بہا رسالہ ہے لیکن چونکہ فارسی اور عام لوگ اور اطفال کم علم اوس سے بہرہ ور نہین ہو سکتے تہے لہٰذا بنظر تسہیل سجّاد حسین حرسہ اللہ بلند شہری نے اُردو مین ترجمہ کیا اور حواشی مفیدہ زائد کر دیے تا زیادہ وثوق ہو۔ خدا تعالے طالبین کو نفع دے اور مترجم کو بھی جزا اسکی عطا فرماوے

آمین ثم آمین

رسالۂ یوحنا شروع ہوا

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی نبیہ محمد وآلہ اجمعین یوحنا بنی اسرائیل ذمی اور مصری بیان کرتا ہو کہ جب حقتعالے نے مجھکو مقاصد دینیہ اور مطالب یقینیہ سے حصّہ بخشا اور خزائن عقلیہ اور نقلیہ کا دروازہ مجھپر کہلا تو مین ہمیشہ مذہب حق اور دین صادق کی تلاش کر رہا تہا یہانتک کہ مجھکو معلوم ہوا کہ بہت سے علما بھی دین اور مذہبون مین حیران و سرگردان ہین چنانچہ بعضے صابیہ ہین کہ شیث پیغمبر کا دین رکہتے ہین اور بعضے مجوسیہ ہین کہ زردشت مذہب کو حق جانتے ہین بعضے جہود ہین کہ ملت موسیٰ کے تابع ہین اور بعضے نصرانی ہین کہ ملت عیسیٰ پر قائم ہین اور بعضے مسلمان ہین کہ محمد صلعم رسول اللہ کے مذہب پر چلتے ہین۔ بعضے بت پرست ہین

اور بعضے ستارون کو اور بعضے آگ کو پوجتے ہین بعضے کہتے ہین
کہ عالم قدیم ہے اور بعض کا قول ہے کہ طبیعتین فاعل ہین اور
ہر ایک ان گروہون مین سے جنکا ذکر ہوا آپسمین اتنا اختلاف رکہتے
ہین کہ شمار سے باہر ہے - مین بیچارہ حیران ہوگیا - لیکن مینے جد وجہد
کی اور کتب سماویہ و فلسفیہ کو پڑہا اور سب مطالعہ کیا پس تحقیق کر
مجھکو معلوم ہوا کہ دین حضرت محمد عربی صلعم کا حق ہے اور انہین کے
دین کو مینے اختیار کیا جب مسلمان ہوا تو چاہا کہ مسلمانون کی
عبادت اور اعتقاد کے طریقے سیکہون اور جانون اسی جہت سے
سب مسلمانون کی کتابون کو مینے جمع کر کے مطالعہ کیا - اتنا
اختلاف دین محمد رسول اللہ ص مین پایا کہ ساری دینون کے اختلاف سے
زیادہ اور مشکل تہا کیونکہ مسلمانون مین سے بعض تو یہہ کہتے ہین
کہ صفات الٰہی عین ذات الوہیت کے ہین - اور بعض کہتے
ہین کہ ذات پر زائد ہین اور بعض کا قول ہے کہ نہ عین ذات ہین
نہ غیر ذات بعضے کہتے ہین کہ نیک و بد سب خدا سے ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ سب بندہ سے ہے اور بعض کہتے ہین کہ خدا تکلیف
مالایطاق کرتا ہے اور بعضے اسکو محال بتاتے ہین اور کہتے ہین
کہ وہ ایسی تکلیف جسکے ہم طاقت نہ رکہہ سکین نہین کرتا -
بعض کہتے ہین کہ کفر کافر مین اور فسق فاسق مین خدا ہی نے
پیدا کیا - بعض کہتے ہین کہ کفر و فسق بندہ کے اختیار مین ہے
بعض کہتے ہین کہ جو گمراہی اور ضلالت کہ عالم مین واقع ہو رہی ہے

سب خدا کیطرف سے ہے اور بعض خدا کو اس سے پاک و پاکیزہ
جانتے ہین بعضے کفر اور فسق اور جھوٹ کو پیغمبرون پر جائز رکھتے
ہین اور اسی باب مین ایک کتاب جسکا نام تخطیۃ الانبیا ہے لکھی ہی
اور بعضے پیغمبرون کو معصوم جانتے ہین اور انہون نے ایک کتاب
اس مقدمہ مین موسوم بہ تنزیۃ الانبیا تصنیف کی ہے بعضے نے
بعد رسول اللہ کے ابوبکر کو خلیفہ جانا ہے اور بعض نے عباس کو
مانا ہے اور بعض علی بن ابیطالب کو کہتے ہین بعض ابوبکر اور عمر کو
پچھلون کو گمراہ جانتے ہین بعضے علی کو منبرون پر ناسزا اور برا
کہتے ہین بعضے مسلمان وضو مین پیرون کو دہوتے ہین اور
بعضے مسح کرتے ہین بعضے فاتحہ مین بسم اللہ پڑہتے ہین اور بعضے
نماز مین ہاتھ باندہتے ہین اور بعضے کہولتے ہین۔ اور ہر ایک
ان اہل مذاہب سے اتنا اختلاف رکھتے ہین کہ بیان سے باہر ہے
جب مینے اس اختلاف کو دیکھا تو نہایت متفکر ہوا اور قریب تہا کہ
مسلمانی سے پشیمان ہو جاؤن لیکن دل مین سوچا اور کہا کہ شاید
مین ہی نہ سمجھا ہون یہہ مشکلین علماء زمان سے پوچھنی چاہئین اور
اسی وجہ سے بغداد کا عازم ہوا کیونکہ وہ دار العلم تہا جب کہ
مین جو کہ ایک عمدہ مدرسہ تہا پہونچا تو دیکھا کہ چارون مذہبون کی
علماء وہان پر موجود ہین مین ہی اونکے درس کی مجلس مین داخل
ہوا اور کہا کہ ای مسلمانو مین ایک مرد نامسلمان تہا اور اب مسلمان
ہو گیا ہون اور وضو کر کے نماز پڑہنی چاہتا ہون مگر یہہ معلوم نہین کہ

کیونکر پڑھون براے خدا مجھکو تعلیم کرو کہ کیا کرنا چاہیئے پس علمار
امام ابی حنیفہ نے مجھے وہ وضو اور نماز بتائی جو اونکے مذہب مین
درست تھی مینے علمار شافعیہ کیطرف مونہہ کیا اور کہا کہ کیا تم بھی اسکی
اجازت دیتے ہو سو شافعی مذہب والون نے کہا کہ نہین ہم تجھکو
اسطرح بتاتے ہین اور مجھکو اوس طریقہ کی نماز بتائی جو مذہب شافعی
مین جائز تھی ـ مینے مالکی سے پوچھا کہ اے شیخ براے خدا ٹھیک
ٹھیک بتا کہ کون سا مذہب ان دونو مین سے حق ہے کہ جسپر عمل کرنا
اولی ہے پس مالکی نے کہا کہ ای شخص مین تیرے لیئے دونو کو باطل
کرتا ہون بہتر یہ ہے کہ ایسا کر اور مجھکو امام مالک کے مذہب کی راہ
دکھائی مینے اسکی بعد حنبلی کیجانب مونہہ کیا اور کہا کہ بحرمت محمدؐ کے
مجھکو بتاؤ کہ کونسا مذہب سچا ہے حنبلی مذہب نے کہا کہ میرا مذہب ان
تینون مذہبون سے بہتر ہے اور تجھکو یون کرنا چاہیئے جب مینے
یہ باتین علمار سے سنین تو اپنی نجات سے نا امید ہوا اور پریشانی
اور حیرت نے مجھپر غلبہ کیا پس چارون مذہب کے علمار سے متوجہ
ہو کر کہا تمسے توقع رکھتا ہون مجھکو یہ بتاؤ کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وضو اور نماز کسطرح کرتے تھے پس ہر یک
چارون امام والون مین سے کہا کہ جو کچھہ ہم کرتے ہین رسول
ایسا ہی کیا کرتے تھے مینے اونسے کہا کہ اے عزیزو عقل
بہت بعید ہے کہ پیغمبر خدا نے چار مذہبون پر عمل کیا ہو ـ شافعی
فاتحہ مین بسم اللہ کو واجب جانتے ہین اور مالک مکروہ ـ اب لازم

آتا ہے کہ رسول اللہ نے دو نقیضوں پر عمل کیا ہو اور یہ محال ہے
بلکہ سب میں سے ایک حق ہوگا اور اور باطل ہونگے قول خدا ہے کہ فماذا
بعد الحق الا الضلٰل پس مجکو امید ہے کہ مجھے اوس مذہب کی
ہدایت کر جو رسول خدا کا تھا اسکو سنکر حنفی مذہب نے مجھ سے کہا
کہ اے یوحنا اگر تو اوس مذہب کو چاہتا ہے جو قرآن اور حدیث رسول
کے موافق ہو تو وہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے جو بالکل حق ہے
مینے کہا کہ مین بھی یہی جانتا تھا لیکن جب کہ مینے کتب حنفیہ کو دیکھا تو
چند چیزین اونمین ایسی پائین کہ عقل و نقل سے باہر ہین اونے
پوچھا کہ وہ کون کون ہین مینے کہا کہ اول تو یہ ہے کہ جو کوئی پیشاب
کرے اور پاخانہ جاوے اور آپ کو نہ دہووے اور طہارت نکرے
اور وضو کرے اور نماز پڑہے تو وضو اور نماز اوسکی درست ہوگی لہ

لہ

بہت سے ایسے مسائل مذہب امام ابی حنیفہ مین جائز اور درست ہین جنکی تفصیل کتب
مبسوطہ فقہیہ اور کلامیہ مین ماثور ہے ۔ از انجملہ اختصاراً مین بھی ایک مناظرہ جو کہ مفید
اس بحث کا ہے یہان بیان کرتا ہون حیوۃ الحیوان مین لغت قمری کے درمیان
امام الحرمین عبدالملک بن شیخ ابو محمد عبد اللہ جوینی سے روایت کی ہے کہ سلطان
محمود بن سبکتگین حنفی المذہب تھا اور علم حدیث کا شائق تھا اوسکے آگے حدیث
سنائی جایا کرتے تھے اور وہ اوسکے معنے پوچھا کرتا تھا پس اکثر حدیث کو وہ موافق
امام شافعی کے پاتا تھا ۔ سو اوسنے

دوسرے ابوحنیفہ کہتا ہے کہ کہال مرے ہوے کتے کی دباغت کی ہوئی پاک ہے اور نماز اوسکو پہنکر پڑہ سکتے ہین اور مخالف نص کلام اللہ کے ہے اور نماز نجس چیز مین پڑہنا نقص ہے — اور یوحنا نے کہا کہ ابوحنیفہ کہتا ہے کہ اگر چور گیہون چراوے

دونو مذہبون کے فقہار کو جمع کرکے التماس کیا کہ انمین سے کسکو ترجیح ہے فقہار مین اس امر پر اتفاق ہوا کہ بادشاہ کے آگے دو رکعتین موافق مذہب شافعی کے اور دو رکعتین موافق مذہب ابی حنیفہ کے پڑہنے چاہیئے تاکہ اوسکو حال معلوم ہو جاوے اور جسکو پسند کرے اچہا سمجہے۔ پس قفال مروزی نے نماز کو طہارت اور سب شرطون کے ساتہہ ادا کیا اور اچہی طرح سے قبلہ رخ ہوکر ارکان اور مسنونات اور باقی آداب بجالایا اور یہہ ایسی نماز تہی کہ شافعی اسکے سوا کو درست نہین جانتا تہا۔ پہر دو رکعتین موافق تجویز ابی حنیفہ کے پڑہین پس کتے کی کہال دباغت شدہ کو پہن لیا اور چوتہائی کو نجاست سے لتہیڑا اور تر کے شراب سے وضو کیا اور چونکہ یہہ معاملہ موسم گرما مین ہوا تہا اوسپر مکہیان اور مچہر وغیرہ جمع ہوگئے وضو بہی اسکا اولٹا شلٹا تہا پہر قبلہ رو ہوا اور تکبیر احرام بغیر نیت کے وضو مین کہی اور فارسی مین تکبیر کہی پہر دو برگ سبز کہکر سر کو جلد جلد بغیر فاصلہ اور طمانیت کے مثل مرغ کی چونچ کے مارنے لگا — اور تشہد پڑہا اور آخر نماز مین بغیر نیت سلام کو زمار اور کہا کہ اے بادشاہ یہہ نماز ابوحنیفہ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر یہہ نماز ابوحنیفہ کی نہ ہوئی تو تجہکو قتل کر ڈالونگا کیونکہ ایسی نماز کو تو کوئی دین والا

نہین جائز رکہیگا — اور حنفی لوگون نے بہی انکار کیا اور کہا کہ یہہ نماز ابی حنیفہ کے نزدیک جائز نہین ہے قفال نے ابو حنیفہ کی کتابین منگا ئین بادشاہ نے حاضر کرنیکا حکم دیا اور ایک نصرانی کو فرمایا کہ دونو مذہبون کی کتابین پڑہی پس وہ نماز جو قفال نے پڑہی تہی ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نکلی بادشاہ نے حنفی ہونے سے اعراض کیا اور شافعی ہوگیا ۱۲ سجاد

حاشیہ متعلقہ متن ۲ اسکے مثبت بہی بہت روایتین ہین لیکن چونکہ خوف تطویل ہے لہذا صرف ایک روایت جو بیشک کافی ہے نقل کرتا ہون جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تحفہ کے کید صد و سیوم مین فرماتے ہین وہ آنکہ نزد حنفیہ نماز بر پوست مدبوغ کلب کہ رطوبت آن یا تمامی اجزا ویہ و مصالح بالکلیہ رفتہ باشد جائز است ۱۲ سجاد

اور اون گیہون کا آٹا کرے تو اس صورت مین گیہون کا مالک چور ہو جاویگا اور اگر گیہون والا اس آٹے کو چور سے طلب کرے تو اوسکو نہ ملنا چاہیئے اور اگر وہ مالک اوس آٹے پر لڑے تو ظالم ہوگا اور اگر وہ مارا جاوے تو اوسکا خون مباح ہوگا اور اگر چور مارا جاوے گیہون والے کو اوسکے خون مین پکڑ لینگے اور یہہ بہی مخالف کلام ربّ کے ہے ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل یعنے اپس مین لوگو بے ایمانی اور باطل طرح سے مت کہاؤ پہر یوحنا نے کہا کہ اگر چور ایک ہزار دینار ایک جگہہ سے چراوے اور دوسری جگہہ سے ہزار کی اور چوری کرے اور دونون کو ملا کر دو ہزار کا توڑا بناوے تو اسمین ابو حنیفہ کا یہہ قول ہے کہ یہہ سب چور کی ملک ہو جائیگی

اور[1] یوحنا نے کہا کہ اگر کوئی لواطہ کرے اور ادخال کرے تو اوسپر ابوحنیفہ کی نزدیک حد نہوگی بلکہ تعزیر کرینگے حالانکہ رسول اللہ فرماتے ہین کہ جو کوئی عمل قوم لوط کا کرے تو فاعل اور مفعول کو قتل کرنا چاہیئے۔ بار دگر یوحنا نے کہا کہ ابوحنیفہ اسکا قائل ہے کہ اگر مسلمان جہودے کو مار ڈالے تو مسلمان کو اوسکے خون کے عوض مار ڈالین گے اور یہہ بہی خلاف قرآن کے ہے وَلَن یَّجعَلَ اللّٰہُ لِلکَافِرِینَ عَلَی المُؤمِنِینَ سَبِیلاً یعنے خداوند عالم ہرگز کافرین کی راہ مومنین پر نہین کرتا۔ اور یوحنا نے کہا کہ ابوحنیفہ کہتا ہے جب کوئی اپنی مان اور خواہر سے عقد کرے اور جانکر ان سے صحبت کرے تو حد اوسپر

---

[1] حضرت ابوحنیفہ کے نزدیک لواطہ کی حد نہوتے سے ایک خلقت کو بڑی جرارت ہوگئی یہانتک کہ خود قاضی القضاۃ یحیی بن اکثم جسکی تعریف مین علامہ ابن خلکان وفیات اعیان کے درمیان لکھتے ہین کہ وہ فقہ کا عالم تہا اور اوسکا فضل اور علم اور ریاست اور سیاست کسی چہوٹے بڑے پر چہپی ہوئی نہ تہی باعلان تمام لواطہ کرتا تہا چنانچہ اسکی تصریح علامہ مذکور نے بعد بیان حکایت مذکور کے لکہی ہے ۱۲ استجاد

نہوگی کیونکہ یہہ عقد شبہہ کا ہے اور یہہ بہی خلاف قرآن ہے کہ اَلزَّانِی وَالزَّانِیَۃُ فَاجلِدُوا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنہُمَا مِائَۃَ جَلدَۃٍ یعنے زانی اور زانیہ مین سے ہر ایک کے سو کوڑے مارنی چاہئیں

۱۵ اور یوحنا نے کہا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے جب چار گواہ زید پر زنا کی گواہی دین پس اگر زید اونکی تصدیق کرے تو حد ساقط ہوگی اور اگر تکذیب کرے اور اون گواہون کو جھوٹا بتلاوے تو حد لازم ہوگی اور یوحنا نے کہا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے جائز ہے کہ قاضی فاسق ہووے اور اگر وہ خطا ہی کرے اور خلاف حکم خدا اور حکم رسول حکم کرے تو اوسکو باطل نکرینگے - پھر یوحنا نے کہا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر زید جھوٹا دعوی کرے اور کہے کہ فلان عورت میری ہے اور فلان کی نہین ہے اور دو گواہ جھوٹے قاضی کے پاس لاوے قاضی بحسب ظاہر حکم کریگا کہ اوسکے شوہر نے اوس سے زنا کیا اور یہ عورت جھوٹی گواہی سے اس زید پر ظاہر و باطن مین حلال ہوجاوے گی اور پہلے شوہر پر جسکے گھر مین تھی ظاہر و باطن مین حرام - اور اسیطرح سے اگر کوئی عورت دعوی کرے کہ اوسکو اوسکے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور گواہ لاوے تو قاضی حسب ظاہر حکم کریگا کہ بتحقیق طلاق ہوگئی اور شوہر پر حرام ہوگی اور سبھون پر حلال اور گواہون پر بھی حلال ہوجاویگی اگرچہ عمدًا جھوٹی گواہی دی ہو اور یہ مخالف نقل و عقل کے ہے یوحنا کہتا ہے کہ جب سینٹ یہہ باتین اوسنے کہین تو دانشمند جاہل مجھسے بدتر ہوگئے اور کہا کہ یہہ باتین اور اعتراض اہل بدعت کے ہین امام ابو حنیفہ مجتہد تھا اور اگر مجتہد خطا کرے تو ایک اجر ہوگا اور اگر صواب کرے تو اوسکو دو اجر ہونگے -

سلہ تفسیر کبیر فخر رازی مین زیر تفسیر آیہ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتُکُمْ لکھا ہی کہ مسئلہ ثالثہ یہہ ہی ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی مان سے تزویج کرکر اور دخول بھی کرے تو اوسپر حد لازم نہین ہے اور شافعی کہتا ہے کہ حد اوسپر لازم ہے ۱۲ سجاد

یوحنا نے کہا کہ اگر رافضی کہین کہ ہمنے اجتہاد لڑائی مین تین بار کیا پس اگر ہمنے خطائی ہوگی تو ہمکو ایک اجر ملیگا اور اگر صواب تو دو اجر پس اوسکا جواب کیا ہووےگا جب ایسی باتین پیش آئین تو اطراف و جوانب سے آواز بلند ہوئی اور مجمع سے ایک عالم شافعی نے کہا کہ ای یوحنا اگر مذہب حق کو چاہتا ہے جو موافق کلام خدا اور حدیث رسول اللہ کے ہو تو مذہب شافعی کا اختیار کر جب کہ حنفی مذہب والے نے یہہ سنا تو پیچ و تاب کھایا اور اوس سے تحمل نہوسکا اور کہا کہ ای شافعی مذہب والے تیرا امام کیا تحقیق رکھتا ہے اول تو یہہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی کسی عورت سے زنا کرے اور اوس سے دختر پیدا ہووے تو اوس مذہب مین جائز ہے کہ اوس لڑکی سے نکاح کرلے اور وطی کرے وہ اوسکو حلال ہوگی بلکہ ممکن ہے کہ اپنے بہنون سے جو زنا سے ہون اگرچہ مادری و پدری ہون عقد کرے سلہ ای شافعی تجھکو شرم نہین آتی کہ اوس مذہب کو جو مانند کبر کے مذہب ہے مذہب امام اعظم سے بہتر جانتا ہے پس شافعی نے کہا کہ اے حنفی تجھکو شرم کرنی چاہیے کیونکہ تیرا

ابو حنیفہ دو مسئلے کہتا ہے جو کسی نقل اور عقل اور مذہب و ملت کے نزدیک روا نہین ایک تو یہہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اگر کسی نے اپنی باکرہ بیٹی کو ہندوستان مین ایک شخص کو دیا اور وہ لڑکی روم مین تھی اور مرد بعد مین ہندوستان سے روم مین آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ یہہ عورت جو باکرہ اور اوسکی زوجہ تھی چند لڑکے بچے آگے اور پیٹ مین رکھتی ہے اب یہہ بیچارہ مظلوم کہتا ہے کہ اس دختر کو جب باکرہ تھی مینے ہندوستان مین خواستگاری کی تھی اور ہرگز اوسکو مینے نہین دیکھا ہے اور نا شہد تک اوس کے قریب نہین پہونچا یا

سلہ جیسا شرح وقایہ مین مذکور ہے ۱۲ سجاد

یہہ معاملہ عجیب ہے تو اسوقت مین حضرت ابو حنیفہ فرماتے ہین کہ یہہ فرزند تجھے حیران اور مظلوم کے ہین کیونکہ ممکن ہے کہ شاید فرشتگان نقال نے تیری آب منی کو بوقت احتلام لاکر اس عورت کے شکم مین رکھدیا ہو اور اوسی نطفہ سے یہہ فرزند پیدا ہوئے ہون اور دوسرا یہہ ہے جب ایک عورت کا شوہر غائب ہوگیا ہو اور مدت گذر گئی ہو اور اوس عورت سے کہین کہ تیرا شوہر مرگیا تو عدہ وفات کار کہہ اور بعد اوسکے دوسرے مرد نے اوس سے عقد کیا ہو اور اس مرد سے فرزند حاصل ہو وین بعد اوسکے بعد یہہ دوسرا شوہر غائب ہوجاوے اور وہی پہلا

شوہر جو غائب تہا موجود ہووے تو یہہ سب لڑکے بچے اسی
شوہر اول کے ہونگے اور اوسکی میراث لینگے اور وہ اونکی میراث
لے سکیگا اور اس شوہر دوسرے کو جو باپ ان لڑکون کا ہے
بظاہر ان فرزندون مین کچہہ حق نہ رہیگا یوحنا نے کہا کہ جب شافعی مذہب
نے یہہ باتین ابی حنیفہ کی بیان کین تو حنفیہ اور شافعیہ مین خصومت
چہکی اور لڑائی اور گالی گلوچ تک نوبت پہنچی مینے کہا کہ اے عزیزو
باللہ العظیم مین دونو مذہبون سے بیزار ہوا اور اب مین کسیکو نہین
پسند کرتا ہون تم آپسمین جنگ وجدال نکرو پس مالکی مذہب نے
میری طرف توجہ کی اور کہا کہ اے یوحنا ابو حنیفہ اور شافعی جو کچہہ
کہتے ہین بقیاس کہتے ہین امام مالک نے اپنے مذہب کو نص اور
روایتون سے ثابت کیا ہے پس اگر اس مذہب کو تو اختیار کریگا
تو حق کو اختیار کریگا جب مالکی نے یہہ بات کہی تو حنفی اوسکا معارض
ہوا اور کہا کہ اگرچہ مالک اجتہاد قیاس سے نہین کرتا ہے لیکن اوسکو
مذہب مین بہت ایسے چیزین ہین جو مخالف قرآن اور حدیث کے
ہین جیسے کتی کے پلونکو انگیہ مونہہ لگاتی ہین اور وطی حرام کو حلال جانتے
ہین اعوذ باللہ کو نماز مین منع کرتے ہین بسم اللہ کو فاتحہ مین مکروہ
جانتے اور تشہد آخر کو نماز مین واجب نہین مانتے ہین صلوۃ کو
بیچ تشہد مین واجب نہین کہتے ہین اور یہہ سب مخالف کتاب خدا
اور سنت رسول اللہ کے ہے جب مالکی مذہب نے اس گفتگو کو
سنا تو قہر مین آیا اور کہا کہ اگرچہ یہہ امر مذہب مالک مین ہے لیکن

ابو حنیفہ نے اس سے عجیب تر اور غریب تر کہا ہے کہ غسل
جنابت بے نیت کرے اور وضو بھی بے نیت بجالاوے اور نجاست
کو آدمی کے سجدہ مین پیشانی پر رکھے[۱] اور سورہ فاتحہ کو فارسی مین
پڑھے اور بعد فاتحہ کے آمین کہے اور بقدر دم مارنے کے سر سجدہ
سے اوٹھاوے اور سلام سے پہلے گوز مارے پس اگر اسکو عمداً کیا
ہو تو نماز درست ہے اور اگر خطا سے رہا ہو گیا ہو تو نماز باطل ہے
اور جو[۲] اس قسم کی پرستش کو خدا کے لئے جائز رکھے وہ بالکل بے
تحقیق ہو گا یوحنا نے کہا کہ حنفی اور مالکی مین لڑائی ہونی شروع
ہوئی یہانتک کہ حاضران مجلس دونو سے بیزار ہو گئے پس حنبلی نے
موہنہ طرف میرے کیا اور کہا کہ ای یوحنا تو ملول مت ہو اور غم مت
کہا کہ مین تجھکو اوس مذہب کی رہنمائی کرتا ہون

له جیسا غنیہ مین شیخ گیلانی کے مثبوت ہے -
ته امام مالک کے نزدیک مالک اپنے مملوک سے لواطہ کر سکتا ہے چنانچہ علمانے
اسکو لکھا ہے حتی کہ ملا جامی بھی کتاب بہارستان مین رقم کرتے ہین سے
آبروی غلام خویش ببر * دفتر بنام خویش مدر * نتوان زد بگفتهٔ مالک *
غوطه در ورطهٔ چنین مالک * اور عورت سے بھی وطی فی الدبر امام مالک کے
یہان جائز ہے جیسا قسطلانی شارح صحیح بخاری نے لکھا ہے کہ ابو بکر جصاص
نے احکام قرآن مین کہا ہے کہ مشہور مالک سے اباحت اس فعل کی ہے۔ انتہی
ته شارح خلاصہ گیلانی لکھتا ہے کہ ابی حنیفہ کے نزدیک موضع نجس پر نماز مین سجدہ

جائز ہے ۱۲ حضرت رسولخدا کے بی نسبت ایسی ہی روایتین لکھی ہین چنانچہ
شرح جامع صغیر مین لکھا ہے عائشہ سے کہ حضرت وہان نماز پڑہ لیتے تھے
جہان حسنؑ و حسینؑ پیشاب کرتے تھے ۱۲ سجاد

سے حکایت قفال کے جو پہلے گذری نہایت معتمد ہے کچھ تہوڑا سا حال اوس سے
ظاہر ہے ۱۲ سجاد

جو نہایت پاک اور نہایت پاکیزہ ہے۔ اور وہ مذہب احمد حنبل کا ہی
جب مالکی نے اسکو سنا تو غصہ مین آکر کہا کہ امام تیرا شاگرد شافعی
کا ہے اور امام شافعی شاگرد امام مالک کا تھا پس کب ہو سکتا ہی
کہ تو مذہب احمد حنبل کو ہمارے مذہب پر غالب کرے باوجودی کہ
تیرے امام نے چند جگہہ خطائین کی ہین ایک یہہ کہ وہ کہتا ہے
کہ خدا تعالی جسم ہے اور عرش پر بیٹھا ہے اور عرش سے چار
انگشت بلند ہے اور خدا تعالی ہر جمعہ کی شب کو مسجدونکے کوٹھے
پر اوترتا ہے اور صورت امرد پر ہوتا ہے اور پاؤن مین مروارید
کی نعلین ہوتی ہین اور گدہے پر سوار ہوتا ہے اور کوٹھے پر مسجدونکے
گہاس رکھتے ہین اور جمعہ کی رات کو اوس گہاس مین جو ڈالدیتے ہین
تاکہ خدا کا گدہا اون جوؤن کو کہاوے اور کہتا ہے کہ سور کی کہال
دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور اوسپر نماز پڑہ سکتے ہین اور جو
شخص کہ یہہ حال و مقال رکہے اوسپر کیونکر عمل ہو سکتا ہی پس
یوحنا نے کہا کہ چارون مذہب کے علما مین نزاع ہوا اور قیل و
قال بلند ہوئے اور ایک دوسرے کی ہجو و تہجین کرنے لگا جب

مین نے اس حال کو مشاہدہ کیا تو کہا کہ ای عزیزو واللہ تمہاری
باتین دین اسلام مین شک ڈلواتی ہین کیونکہ بڑی رسوائی کی
بات ہے کہ دین حضرت محمد الرسولؐ کا ایسا ایسا ہووے ہان اب
تمسے ایک مطلب رکھتا ہون اور تمکو خدای عزوجل کی قسم دیتا ہون
کہ کوئی مذہب اور بھی سوای ان چارون کے مسلمانون کا ہے علمانے
کہا کہ ہان ایک مذہب رافضیون کا ہے اور وہ بہت قلیل ہین کثرت
وعلیہ مین قائم نہین ہوتے اور ضعیف و باطل ہین پس یوحنا نے
کہا کہ اونکی قلت اونکی بطلان کے دلیل نہین ہوسکتی اور تمہارے
کثرت تمہاری حقیت کی دلیل نہین ہے کیونکہ مینے تمہارے
قران مین بہت جگہہ دیکھا ہے کہ مدح قلیل کی موجود ہے وقلیل
من عبادی الشکور وقلیل ممن انجینا منہم اور یہہ بھی
تمہاری قران مین دیکھا ہے کہ مذمت کثیر کی واقع ہوئی ہے کہ
ان قطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ
وما کان اکثرھم بمؤمنین ولا تجد اکثرھم شاکرین
ولم یکن فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ اور
مثل اسکی قران مین بہت ہین پس اونکی قلت اونکے بطلان کی
دلیل نہین ہوسکتی اور تمہاری کثرت تمہاری حقیت کی دلیل
نہوگی باوجود اینہمہ تمسے مجھکو یہہ توقع ہے کہ کسیکو اونمین سے یہان
حاضر کردو تاکہ مین سنون کہ وہ کیا کہتے ہین علمانے کہا کہ اونکی
کیا طاقت ہے جو اپنے آپ کو ظاہر کرین یا مجلس مین بیٹھین اور بحث

کرین کیونکہ ہم مطلق حکم کرتے ہین کہ وہ واجب القتل ہین پس
یوحنا نے کہا کہ تم کیون اونکو واجب القتل جانتے ہو کیا وہ یگانگی
خدا کا اقرار نہین کرتے انہون نے کہا ہان کرتے ہین یوحنا نے
کہا کہ کیا وہ قرآن اور نماز اور حج اور زکوۃ اور جہاد کا اقرار نہین کرتے
کہا ہان کرتے ہین پس یوحنا نے کہا کہ کیا صراط اور حساب
اور میزان اور حشر اور سوال پر ایمان نہین لاتے علما نے کہا کہ
ہان ایمان لاتے ہین پہر یوحنا نے پوچہا کہ کیا وہ خمر اور زنا اور
لواطہ اور فسق کو مباح جانتے ہین کہا کہ نہین حرام کہتے ہین پس
یوحنا نے کہا کہ یہہ عجب حالت ہے کہ ایک گروہ جو کہ خدا کو واحد
جانتا ہے اور حضرت پیغمبر کو سچا جانتا ہے اور قیامت اور حشر و نشر
اور صراط و میزان اور بہشت اور دوزخ اور ساری ضروریات دین
کو جنکی کہ پیغمبر نے خبر دی ہے اقرار رکہتا ہے اور شراب و
زنا او فسق اور سود اور خون ناحق اور مال ناحق کو حرام جانتا ہے
اور اوس سے پرہیز کرتا ہے اوسکو تم واجب القتل جانتے ہو
یہہ تمہاری مسلمانی سے دور ہے اور انصاف سے باہر ہے پس
علما نے کہا کہ وہ بد اعتقاد ہین اور کہتے ہین کہ بندہ کو طاعت اور
معصیت مین اختیار ہے اور کہتے ہین کہ حضرت خداوند تعالے
ظلم و شرک کفر نہین چاہتا اور یہہ اوسکے ارادہ سے واقع نہین
ہوتا اور ہر بدی کہ ہوتی ہے بندہ سے ہے نہ خدا سے ــــ یوحنا نے
کہا کہ واللہ یہہ اعتقاد مجھکو خوب معلوم ہوتا ہے اور ایسا ہی چاہیئے

کیونکہ اگر خدا ہم سے بدی چاہتا کیون شیطان سے اعوذ باللہ کہنی
چاہیی بلکہ خدا سے اعوذ کہنا لازم ہے ۔ دوسرے یہہ کہ اگر خدا کفر و
فسق و ظلم و معصیت کو لوگون سے چاہے تو کیون قیامت مین عذاب
ظالم اور کافر اور فاسق پر کرے کیونکہ اوسنے چاہا اور اسنے کیا علاوہ
اسکے لازم آتا ہے کہ خدا ہی نے چاہا ہو کہ شیطان لوگون کو گمراہ کرے
اور فریب دیوے پس شیطان نے خدا کے چاہنے سے کیا جو کچھہ کیا
بلکہ خدا نے شیطان کو گمراہ کیا اور خدا نے کافرون کو کافر کیا اور سب
عاصیون اور فاسقون نے خدا کے ارادہ پر عمل کیا پس خدا کو اونکے
اوپر کوئی حجت نہوگی اور تم ہی سوچو کہ کون عاقل اسکو روا رکھیگا
کہ پروردگار حکیم اور علیم اور غنی ہووے اور بندہ کو پیدا کرے اور
اوسکو کچھہ اختیار نہ دیوے اوسکے کامون مین ۔ اور چاہیے کہ
بندہ کافر ہو جاوے اور بندہ دفع کفر مین آپ سے قادر نہووے
اور جبکہ بے اختیار اپنے کافر ہووے تو خدا تعالے اوسکے تئین
دوزخ مین بھیجے اور طرح طرح کے عذاب سے اوسپر عقاب کرے
سبحان اللہ اگر کوئی اسکام کو کسی مخلوق سے نسبت کرے
تو بہی مستحق ملامت اور مذمت کا ہوتا ہے پس کیونکر اسکو خدای
علیم حکیم کی ساتھہ نسبت کرسکین یہہ کام مثل اسکے ہے کہ کوئی تجھ
کے ہاتھہ پاؤن باندھ کر پانیمین ڈالدے اور جب کہ کپڑے اوسکے
تر ہووین تو عذاب کرے کہ تو نے کیون اپنے کپڑون کو پانی سے
تر کیا ۔ اور دوسرے کب روا ہووے کہ خدا تعالی بندون کو

ایمان سے پھیرے اور کبھی کہ انی تصرفون اور کیونکر روا ہووے
کہ اونکو حق کے چھپانے کو ساتھہ باطل کے مواخذہ کرے اور اونسی
کہے کہ لم تلبسون الحق بالباطل اور کیونکر روا ہو کہ اونکو ایمان سی
منع کرے حالانکہ کلام مجید مین فرماتا ہی کہ ماذا علیہم لو اٰمنوا
باللہ والیوم الاٰخر اور کب جائز ہوسے کہ اونکو راہ سے پھیر دے
اور اونسے کہے کہ فاین تذہبون اور کب روا ہووے کہ اونکو بے
اختیار دین خدا سے باز رکہے اور کہے کہ فما لہم عن التذکرہ
معرضین اور خود خدا تعالی نے قران مین بہت سی آیتین نازل
کین ہین کہ جنسے صریح معلوم ہوتا ہے کہ بندہ کو اختیار طاعت
اور معصیت مین دیا ہے اونمین سے یہہ ہے کہ من عمل صالحاً
فلنفسہ ومن اساء فعلیہا یعنے جسنے عمل نیک کیا پس وہ اوسکو
نفس کیواسطے ہے اور جسنے بد کیا وہ ہی اوسیکے اوپر ہے اور
دوسرے خدا نے اون لوگون کے سرزنش کی ہی جنہون نے
کہا کہ اگر خدا نہ چاہتا کہ مشرک ہووین ہم تو ہم مشرک نہوتے اور شرک
ہمارا چاہا ہوا خدا کا ہے جیسا کہ فرمایا کہ سیقول الذین اشرکوا
لو شاء اللہ ما اشرکنا ولا اٰباؤنا ولا حرمنا من شیء
یعنے نزدیک ہووے کہ کہین وہ لوگ جو کہ شرک کرتے ہین کہ اگر
خدا چاہتا تو ہم شرک نکرتے اور نہ ہمارے باپ اور کوئی چیز حرام
نکرتے کذلک کذب الذین من قبلہم حتی ذاقوا باسنا
قل ہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ان تتبعون الا الظن

وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ یعنے جسطرحسے کہ تکذیب کی ہے اون
لوگون نے کہ تہے پہلے تمہی یہانتک کہ چکہا عذاب کو پس کہہ تو اے محمد
آیا آگے تمہارے کوئی علم ساتھ اس سخن کے ہے پس اسکو باہر کرو
اور اسکا اظہار کرو ہمارے واسطے اِنْ یَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ یعنے نہین ہو
مگر یہہ کہ تم جہوٹ کہتے ہو اور جب کہ خدا تعالے ایسا فرماتا ہے تو
ہمکو یہہ یقینی معلوم ہوا کہ اوسنے شرک نہ چاہا پس رافضیونکو کیون
واجب القتل جانتے ہو علمانے کہا کہ اونکو واجب القتل اس سبب سے
جانتے ہین کہ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے علی بن ابیطالب کو خلیفہ کیا
اور رافضی علی کو خلیفہ اور قائم مقام پیغمبر کا جانتے ہین اور ابوبکر
کو خلیفہ نہین جانتے ہین یوحنانے کہا کہ دربارہ امام فخر رازی
و صاحب تفسیر التنزیل کے کیا کہتے ہو علمانے کہا کہ وہ ہمارے
بڑے عالمون مین سے ہین اور یہی مذہب ہمارا ہے یوحنانے
کہا کہ اونکی روایت قبول کرتے ہو علمانے کہا کہ کیون نہین یوحنانے
کہا کہ تفسیر مین آیہ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ کے معالم تنزیل
مین لکہا ہے کہ رسول نے یوم الدار مین جب کہ بنی عبدالمطلب
کی دعوت کی تو اونسے کہا قَدْ جِئْتُکُمْ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
فَاَیُّکُمْ یُوَازِرُنِیْ عَلَیْهِ یعنے اے فرزندان عبدالمطلب مین تمہارے
پاس اسواسطے آیا ہون کہ دنیا و آخرت کی بہتری لاہون پس کون
ہے تم مین سے کہ مجہکو اس کام مین مدد دیوے اور میرا وزیر اور
خلیفہ ہووے بعد میرے پس علی نے کہا کہ اے رسول اللہ مین ہون

فرمایا کہ اَنْتَ اَخِی وَوَصِیِّ وَخَلِیْفَتِی مِنْ بَعْدِیْ یعنی ای علی
تو بعد میرے وزیر اور وصی اور خلیفہ میرا ہے یوحنا نے کہا کہ جبکہ
تمہارا عالم جو مرجع تمام علما کا ہے ایسی روایت بیان کرے پھر تم کیون
کہتے ہو کہ رافضی واجب القتل ہین اور بہی احمد حنبل کہ ایک ائمہ
اربعہ سے ہے مسند مین روایت کرتا ہے کہ سلمان فارسی نے
رسول اللہ صلعم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ وصی تیرا کون ہے پس رسول اللہ
نے فرمایا کہ یا سلمان وصی میرے بہائی موسیٰ کا کون تہا علمانے
کہا کہ یوشع بن نون پس رسول اللہ نے کہا کہ وصی میرا اور وارث میرا
کہ بعد میرے دین کو میرے نگاہ رکہیگا اور میرے وعدون کو ہتمت
تک پہونچا دیگا علی بن ابیطالب ع ہے اور دوسرے یوحنا نے کہا کہ مین نے
تمہاری کتابون مین بہت دیکہا ہے کہ حدیث غدیر خم کی منقول ہے
اون سب مین سے ایک مسند احمد حنبل ہی ہے [۱] پس رافضی اسکے
قول سے واجب القتل نہین ہوسکتے علما نے کہا کہ اس روایت کی
ہم تاویل کرتے ہین جبکہ خلافت ابی بکر پر اجماع منعقد ہوگیا۔

---

[۱] جناب امیر علیہ السلام کی وصایت اور فضلیت مین کسیطرح شک نہین ہوسکتا
وہ جناب ساری مخلوقات اور کائنات سے افضل ہین۔ کنوز الحقائق مین
لکہا ہے کہ علی خیر البشر ہین اور جو کہ اسمین شک کرے وہ کافر ہوگیا روایت کیا
اسکو ابویعلی نے۔ اور بہی اوسی مین ہے کہ علی خیر البشر ہین جو انکار کرے
وہ کافر ہوگیا روایت کیا اسکو خطیب نے۔ اور مودۃ القربیٰ مین عطار سے مروی ہے

کہ عائشہ نے بارہ جناب امیر علیہ السلام مین رسالت مآب صلعم سے استفسار
کیا ارشاد فرمایا کہ یہہ خیر البشر ہین نہ شک کریگا اسمین مگر کافر اور بہی اسیمین
جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلعم نے اونسے فرمایا کہ تو خیر البشر ہے
نہ شک کریگا مگر کافر اور حذیفہ سے بہی یہی ہے کہ انہون نے کہا کہ خیر البشر
علیؑ ہین جسنے انکار کیا وہ کافر ہوا اور اوسی مین جابر سے ہے کہا کہ رسولخدا صلعم نے
علیؑ کو خیر البشر فرمایا اور بیان کیا کہ جو اسمین شک کرے وہ کافر ہے اور
کنز العمال مین بہی مسطور ہے کہ جو علیؑ کو سب سے بہتر نہ کہے وہ کافر ہے اور بہی
سید علی ہمدانی نے جو باعتراف فاضل رشید کے علماء اہلسنت سے ہے
اور شاہ ولی اللہ کے مشائخ مین سے ہے اور اعلام الاخیار کفوی اور
نفحات جامی وغیرہ سے اوسکے جلائل فضائل ظاہر ہین اپنی کتاب مودۃ القربیٰ
مین جو اہلسنت کے مایہ فخر و مباہات ہے لکھا ہے کہ سلمان فارسی نے کہا
واللہ اگر مین پاہون تو تمکو افضل ست اور اوس شخص سے جو ان دونون
شخصون ابوبکر اور عمر سے افضل ہے خبر دون پس اونسے کہا گیا کہ اے
ابو عبد اللہ تو نے کیا کہا تھا کہا کہ مین رسولخدا کے پاس دران حالیکہ وہ
مرض الموت مین تہے گیا پس مینے کہا کہ ای رسول اللہ آپ نے کیا وصیت کی ہے
فرمایا ای سلمان کیا تو جانتا ہے اوصیا کو مینے کہا کہ اللہ اور رسول اعلم ہین
یوحنا نے کہا کہ رافضی تمہارے اجماع کو منعقد اور مسلم نہین کہتے
ہین بلکہ کہتے ہین کہ بیعت ابوبکر کی پہلے سے کسی کے اختیار مین
نہ تہی کیونکہ خود عمر نے بر سر منبر کہا کہ انما کانت بیعۃ ابی بکر
فتنۃ وقی اللہ شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنے بیعت

ابو بکر کی ایک چیز ناگہانی تہی خدا نے شر اوسکا رفع کیا پس جو
کوئی اب دوسری بار ایسا کرے اوسکو قتل کرو اور یہہ دلیل ہی
اس امر پر کہ خلافت ابی بکر کی بے بنیاد تہی اور جب کہ ایسا امامت
ابو بکر مین ہوا تو دوسری کی خلافت پایہ اثبات پر نہ پہونچے گی ۔

شہ فرمایا کہ آدم کا وصی شیث ہے اور وہی اوسکی اولاد مین جسکو اوسنے چہوڑا
افضل تہا اور نوح کا وصی سام تہا اور اوسکے بعد مین سب سے افضل تہا اور
موسیٰ کا یوشع وصی تہا اور اوسکے بعد سب سے افضل تہا اور سلیمان کا وصی آصف
بن برخیا تہا اور بعد اسکے سب سے افضل تہا اور عیسیٰ کا وصی شمعون بن فرخیا
تہا اور سب سے افضل تہا اور مینے علی کے لئے وصیت کی ہے اور وہ اون
سب سے افضل ہے جو میرے بعد ہین ۔ کتاب عبقات الانوار حدیث غدیر کی
توثیق مین بمثل تصنیف ہوئی ہے من شاء فلیرجع الیہا ۱۲ سجاد

سے یہہ روایت صحیح بخاری مین جو اصح الکتب بعد کتاب باری ہے مسطور ہے
اور جب کہ خود خلیفہ ثانی عالم علوم ربانی ایسا فرماوین اور اونکا کہنا ماننا ہو جب
اوس حدیث کے واجب ہو جسمین ہے کہ وحی موافق رای عمر کے نازل ہوئی
تہی تو خلافت جناب ابو بکر عجب اشکال مین گرفتار ہوتی ہے ۔ اور وہ حدیث
باطل ہوئی جاتی ہے جسمین ہے کہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا کہ ابو بکر خلیفہ
ہے اور بعد مین امامت نماز کی بہی اجازت دی علاوہ بران خلفاء جو بعد اونکے
ہوئے خلافت باطلہ پر ہوئے کیونکہ جیسے ناگہانی خلافت ابو بکر مین تہی ویسی ہی
خلافت عثمان مین بہی موجود ہے اگر خلافت عثمان مین مشورہ اور اجماع ہوا

تو کچہہ ناگہانی کو دفع نکریگا کیونکہ وہ اجماع اور مشورہ بہت بڑا تہا جسمین حضرت ابوبکر منصب خلافت پر بیٹہے تہے اور چونکہ اوسنے موافق قول عمر ناگہانی کے ہونے مین کچہہ حرج نہ ہوا اسیطرح سے عثمان کی خلافت بہی ناگہانی ہے ۱۲ استبعاد

اور وہ روایت کہ صحیح بخاری مین مروی ہے بچند طریق کہ فاطمہ بنت رسول اللہؐ نے ابی بکر سے میراث طلب کی اور ابوبکر نے اونکو نہ دی اور اسی سبب سے فاطمہ غضبناک ہوئین اور بعد اوسکے کلام اوس سے نکیا یہانتک کہ دنیا سے گئین اور وصیت کی کہ امیر المومنین اونکو رات کو دفن کرین یہ تمہارے نزدیک ثابت ہے یا نہین علما نے کہا کہ ہان البتہ صحیح ہے

جامع الاصول مین صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد سے روایت کی ہے کہ فغضبت فاطمۃ فہجرتہ فلم تزل بذلک حتی توفیت یعنے فاطمہؑ ابوبکر پر غضبناک ہوئین اور کبہی اوس سے ملاقات نہ کی یہانتک کہ وفات فرمائی اور صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ فلما توفیت دفنہا زوجہا علی بن ابیطالب لیلاً ولم یؤذن بہا ابابکر وصلی علیہا علیؑ یعنے جبکہ حضرت فاطمہ نے انتقال فرمایا تو اونکو جناب امیرؑ نے رات کو دفن کیا اور ابوبکر کو اوسکی اطلاع نہ دی اور جناب امیرؑ نے نماز پڑہی ابوبکر نے جوہری سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے ابوبکر سے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی مین تجہسے کبہی کلام نکرونگی ابوبکر نے کہا کہ مین تجہسے کبہی مہاجرت نکرونگا حضرت نے کہا کہ مین تیرے لئے بددعا کرونگی ابوبکر نے کہا کہ مین آپکے حق مین دعا کرونگا

پس جبکہ وقت رحلت حضرت فاطمہؑ قریب ہوا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ ابو بکر جنازہ پر نماز نہ پڑھے پس شب کو دفن ہوئیں اور اون پر نماز عباس بن عبد المطلب نے پڑہی اور وفات پیغمبرؐ سے رحلت فاطمہؑ تک بہتر شب کا فاصلہ ہوا ۔ ابن قتیبہ نے کتاب الامامۃ والسیاست میں روایت کی ہے کہ عمر نے ابو بکر سے کہا کہ چلو فاطمہؑ کے پاس ہو آویں بتحقیق کہ ہم نے اوسکو غضبناک کیا ہے پس وہ دونو گئے اور حضرت فاطمہ سے اجازت طلب کی لیکن حضرت نے اجازت ندی ناچار دونو علی بن ابیطالب علیہ السلام کے پاس آئے اور اس بارہ میں گفتگو کی کہ ہمکو جناب فاطمہ کے آگے لے چلیں پس وہ حضرت اونکو اپنے ساتھہ جناب فاطمہ کے پاس لیگئے اور جبکہ دونو اونکے پاس بیٹھے تو حضرت نے اپنی موتہ کو پہیر لیا اور دیوار کیجانب کر لیا پس دونو نے فاطمہ پر سلام کیا لیکن حضرت نے جواب سلام ندیا پس ابوبکر نے کہا کہ ای حبیبہ رسولخداؐ قسم بخدا کہ قرابت رسولخداؐ میری نزدیک نہایت دوست ہے اس سے کہ اپنی قرابت اور اولاد کے ساتھہ صلہ رحم اور نیکی کروں اور تمکو اپنی بیٹی عائشہ سے زیادہ پیارا سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک یہہ امر بہت اچھا ہوتا جو میں اوس روز مرجاتا جس روز کہ آپ کے والد نے انتقال کیا ۔ میں اب ہوتا تو اچھا تھا ۔ تمکو معلوم ہے کہ باوجود اس امر کے کہ میں تمکو پہچانتا ہوں اور تمہارے فضل و شرف کو جانتا ہوں پھر تمکو تمہارے حق کو منع کردوں اور میراث رسولخدا سے محروم کروں لیکن رسولخداؐ سے میں نے سنا ہے کہ کہتے تھے لا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنے ہم میراث

نہین دیتے جو کچھ چھوڑتے ہین صدقہ ہے پس فاطمہؑ نے کہا کہ اگر
مین تمسے ایک حدیث رسولخدا کی کہون تو تم اوسپر اعتراف کروگے اور
اوسکو سمجھوگے یا نہ دونونے کہا کہ ضرور پس فرمایا کہ قسم دیتی ہون مین
تمکو خدا کی کیا تمنے رسالتمآب سے نہین سُنا ہے کہ خوشنودی فاطمہ کی خوشنودی
میری ہے اور ناخوشی اوسکی ناخوشی میری ہے اور جو کہ دوست رکھے
فاطمہ کو اوسنے مجھکو دوست رکھا اور جو کہ خوشنود کرے فاطمہ کو اوسنے
مجھے خوشنود کیا اور جو ناخوش کرے فاطمہؑ کو۔ اوسنے مجھے ناخوش
کیا۔ ابوبکر و عمر نے کہا کہ ہان ہمنے یہہ حدیث رسولخداؐ سے سنی ہے
فاطمہؑ نے فرمایا کہ تحقیق مین خدا اور ملائکہ کو گواہ دیتی ہون اس امر کہ
تم دونون نے مجھکو ناخوش کیا اور جب مین حضرت رسولخداؐ سے ملاقات کرونگی
تو البتہ تمہاری شکایت اونسے کرونگی پس ابوبکر نے اپنی آواز کو گریہ بلند
کیا اور قریب تہا کہ روح اوسکی بدن سے باہر جاوے اور فاطمہ یہی کہتی
تہین کہ البتہ نفرین کرونگی درگاہ خداتعالی مین ہر نماز کے ساتھہ۔ محصل
ترجمہ تمام ہوا۔ اور بہی ابوبکر جوہری نے داؤد بن مبارک سے روایت
کی ہے کہ ہم عبداللہ حسنی کے پاس وقت مراجعت کے حج سے آئے
پس لوگ اوسسے مسائل دریافت کرتے تہے اور مین بہی سب سائلونمین
سے تہا بیٹے اوس سے حال شیخین کا پوچھا فرمایا کہ لوگون نے میرے
جد عبداللہ بن الحسن سے بہی یہی سوال کیا تہا سو انہون نے جواب مین
کہا کہ مادر ہماری صدیقہ بیٹی پیغمبر مرسل کی تہین اور وہ غضبناک ہوکر ایک
شخص سے دنیا سے رحلت فرماگئین پس ہم بہی اونکے غضب سے

غضبناک ہین اگر وہ راضی ہوویں ہم بہی راضی ہین ۱۲ استجاد

پس یوحنا نے کہا کہ مین نے تمہارے اکثر کتب احادیث مین دیکہا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے کلیجا کا ٹکڑا ہے جو کوئی اوسکو رنج دیوے اوسنے مجھے رنجیدہ کیا کہا کہ ہان صحیح بخاری اور مسلم مین ایسا ہی ہے اور اس سے زیادہ بہی ہے[۱] پس یوحنا نے کہا کہ اے عزیزو تمکو رافضی کہہ سکتے ہین اس جہت سے کہ ابوبکر نے فاطمہ کو آزار دیا پس آزار دیا رسول کو اور حالانکہ قرآن مین رسول کے موذی کیطرف اور حکم ہے جبکہ علما نے یہہ سُنا تو بہڑک اوٹھے اور چاہا کہ اس بات کو اصلاح مین لاوین لیکن نہو سکا اور اضطراب بہت کیا اور اس اپنی بات کو دوسری بات کی طرف کہینچا اور کہا کہ رافضی ان باتون کی حجت پکڑتے ہین ہم یہہ یقین جانتے ہین کہ وہ علما جو پہلے گذرے ہین انہون نے ابوبکر و عمر و عثمان کی مخالفت نہین کی اور اونکی صحت خلافت مین ایک دوسرے کی متابعت کی ہم پیروی اونکی کرتے ہین کیونکہ وہ اصحاب رسولخدا تہے اور اونکی

---

[۱] بخاری مین یہہ روایت ہے کہ رسالتماٰب نے حضرت سیدہؑ کے حق مین فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی یعنے فاطمہ میری پارہ جگر ہے جو شخص کہ اوسکو غضبناک کرے پس تحقیق کہ اوسنے مجھے غضبناک کیا اور صحیح مسلم مین یون لکہا ہے کہ فاطمۃ بضعۃ منی

یوذینی ما اذاها فاطمہ میری پارۂ جگر ہے ایذا دی مجھکو جسنے کہ اذیت
پہونچائی اوسکو صواعق ابن حجر مین منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا اے
فاطمہ خدا تعالے تیرے غضب سے غضبناک ہوتا ہے اور تیری رضا سے
خوشنود ہوتا ہے اور کتاب مدارج مین ہے کہ فاطمہ کے غضب سے اللہ
غضبناک ہوتا ہے اور اوسکی رضا سے راضی ہوتا ہے ۱۲ ستجاد
شہ اور ان روایتون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہؑ یقینا خلیفہ
اول پر غضبناک ہوئین اونکا غضب تا حین حیات دائم رہا یہانتک کہ رسول خدا سے
شکایت کرنیکا وعدہ فرمایا اس سے زیادہ کیا صراحت ہوگی ۔ خلیفہ اول
ضرور اس جرم مین ملزم ہو سکتے ہین اور اکثر اہلسنت نے بھی لکھا ہے
کہ یہہ معاملہ مشکل ہے چنانچہ عبد الحق دہلوی نے مشکل قضیون سے اسکو
گنا ہے تفصیل مین خوف تطویل ہے ۱۲ ستجاد
ساتھ انھون نے جہاد کیے اگر خدا کو معلوم ہوتا کہ اونسے
بدی صادر ہوگی تو رسول خدا کو خبر کرتا اور رسولؐ اونکو غیبت و
نابود کر دیتے اور جب ایسا نہوا تو معلوم ہوا کہ یہہ سب شبہ ہے
اور اصل یہ ہے کہ صحابہ رسول سب ناجی و رستگار ہین پس
یوحنا نے کہا کہ کیا خوب فرمایا تمنے لیکن کیا یہ نہین ہو سکتا کہ حال
حیات رسول مین نیک رہی ہون اور بعد وفات رسولؐ اوسی
پہلی حالت پر عود کیا ہو ۔ کیونکہ مینے تمہاری صحیح مسلم و بخاری
مین دیکھا ہے کہ رسول نے حدیث فرمائی کہ روز قیامت کو مین
حوض کوثر پر ہونگا اور ایک گروہ میرے صحابہ کا آویگا تاکہ اونکو مین

پانی دون اوسیوقت فرشتے انکو اصحاب شمال کیطرف لیجاینگے
مین اونکے لئے فریاد کرونگا کہ پروردگارا یہ میرے یار ہین
پس خطاب جناب رب الارباب کا پہونچیگا کہ ای محمد تجھکو معلوم
نہین ہے کہ انہون نے بعد تیرے کیا کیا کیا جسروز کہ تونے
وفات پائی اوسی روز دین سے پھرگئے پس اون سبکو آگ مین
بھیجین گے اب مین تمسے پوچھتا ہون فرمائیے کہ یہ صحابہ
کون ہین جب مینے یہہ کہا تو سب متفکر ہوئے اور انہین کہا کہ
واللہ حق ظاہر ہے کہ رافضیونکی ہی جانب ہے

لہ مضمون اس حدیث کا بتفاوت یسیر اکثر صحاح اہلسنت مین مسطور ہے
چنانچہ حمیدی نے بھی جمع بین الصحیحین مین اس حدیث کو مسند عبد اللہ بن
عباس سے لکھا ہے اور ساٹھوین حدیث اور دوسو ستر مسند مین اسکو
ذکر کیا ہے لکھتا ہے کہ یہہ حدیث اونمین سے ہے جنپر کہ اتفاق ہوگیا ہے ۱۲ منہ

لیکن ہم نہین چاہتے ہین کہ یہہ کیا بات ہے جو علما ہمارے اونکے
مذہب کے بطلان پر اور اونکے لعن اور طعن پر سب شہرونمین
مجتمع ہوگئے پس یوحنا نے کہا کہ مینے جانا جس وجہ سے تمہارے
علمانے اونکے مذہب کی طعن پر اجماع کیا ہے اور اونکو واجب القتل
جانا ہے علمانے کہا کہ ای یوحنا اگر اسکی دلیل کو تو بیان کرے تو ہم
اور تو اونکی ہی دین وملت کو اختیار کرلینگے یوحنا نے کہا کہ ای

عزیزو اصلا اسمین کچھ شک نہین ہے جو رافضی کہتے ہین کہ خلافت بیعت سے درست نہین بلکہ خلافت کا صحیح ہونا نص حضرت رسول خدا سے ہے اور چاہئے کہ خلافت علی الدوام اور ہمیشہ ہووے اور خلفای بنی عباس نے تین سو سال خلافت اور ممالک اسلام مین بادشاہت کی اور کسی کے واسطے رسول اللہ نے نص نکی تہی اور ایک ہی اونمین سے معصوم نہ تہا پس اگر مذہب رافضیون کے صحیح رکہتے تہے اور اوسپر عمل کرتے تہے تو لازم تہا کہ آپکو خلافت سے معزول کرتے اور فرزندان امیر المومنین علی کو سونپتے اور یہہ بات اونپر مشکل نہی بلکہ بجای اسکے کہ سیدون کو خلافت دیوین ایک نے خلافت کے لئے اپنے باپ کو مار ڈالا اور روم سے اپنی بیعت کی دعوت کی اوسی دستور سے کہ جیسے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور علما اور قاضیون اور واعظون اور مفتیون نے حب منصب و جاہ دنیا سے ان روایتون کو ناشنیدہ گن کر دلیل اور حجت صحت خلافت ابوبکر پر قائم کی اور عوام الناس کو اونکے دعوی کا راغب اور اونکی بیعت کا مائل کیا اور اسیطرح جیسے اونکے فرزندون نے اپنی باپون کی متابعت کی اور یون ہی چلتا رہا اور نہ حق ظاہر ہے اور خود اپنی کتابونمین آپ لکہا ہے اور کچہ شک نہین ہے کہ عاقل پر واجب ہے کہ اپنے دین مین جستجو کرے اور تقلید دوسرے کی نکرے کیونکہ خدائتعالے نے تمہاری قرآن مین اور سب انبیا نے اپنی کتابونمین

تقلید کی مذمت کی ہے اور خبر دی ہے کہ جو گمراہ ہوا بسبب
تقلید کے ہوا پس تم سوچو کہ حق کون ہے اور اسکو بتاؤ جب
یوحنا نے یہہ کلام کیا تو علما نے کہا کہ اے یوحنا تو ہم سے
ہدایت کے لئے آیا تھا لیکن فی الحقیقت تو نے ہمکو راہ حق کہلائی
اور یقیناً وہی حق ہے جسکو تو کہتا ہے اور خدا ہمارا گواہ ہے
کہ ہم اس سے عدول نکرینگے ۔ وَالسَّلَامُ عَلیٰ
مَنِ اتَّبَعَ الْهُدیٰ فقط

اشتہار

یہہ رسالہ خاص واسطے مومنین شیعہ اثنا عشریہ کے
چھپا ہے اہل سنت و جماعت وغیرہ نہ خریدین اور
نہ دیکھیں فقط

راقم

سید عابد علی عفی عنہ

مختصر ترین اعمال شب قدر

قال سید الابرار الصوم برأة من النار

کتاب اقبال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص شب قدر کو عبادت خدا میں بسر کرے گناہ اوسکے بخشدیے جائینگے اگرچہ موافق عدد ستارہائے آسمان اور سنگینی میں مثل پہاڑ اور مقدار میں مثل دریا ہوں اور کتاب مذکور میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے مناجات کی کہ خداوندا میں تیرا قرب چاہتا ہوں جواب آیا کہ قرب میرا اوس شخص کے لئے ہے کہ جو شب قدر کو جاگے حضرت موسیٰ نے عرض کی خداوندا میں تیری رحمت چاہتا ہوں جواب آیا کہ رحمت میری اوس شخص کے لئے ہے کہ جو شب قدر کو یتیموں پر رحم کرے حضرت موسیٰ نے عرض کی خداوندا میں صراط پر سے گذرنا چاہتا ہوں جواب آیا کہ صراط پر سے گذرنا اوس شخص کے واسطے ہے کہ جو شب قدر کو تصدق دے حضرت موسیٰ نے عرض کی خداوندا میں بہشت کے میوے چاہتا ہوں جواب آیا کہ میوے اوس شخص کے لئے ہیں کہ جو شب قدر کو میری تسبیح کرے موسیٰ نے عرض کی خداوندا میں آتش جہنم سے نجات چاہتا ہوں جواب آیا کہ نجات اوس شخص کے لئے ہے کہ جو شب قدر کو استغفار کرے موسیٰ نے عرض کی خداوندا میں تیری رضامندی چاہتا ہوں جواب آیا کہ رضامندی میری اوس شخص کے لئے ہے کہ شب قدر کو دو ۲ رکعت نماز پڑھے۔ واضح ہو کہ تعین شب قدر کے شیعہ و سنی میں اختلاف ہے مگر علمائے شیعہ نے اجماع کیا ہے اسپر کہ انیسویں ۱۹ اور اکیسویں ۲۱ اور تئیسویں ۲۳ شب سے شب قدر باہر نہیں ہے اور ان تینوں شبوں میں جاگنا عبادت کے لئے نہایت ثواب رکھتا ہے اور اعمال ان شبوں کے دو ۲ طرح پر ہیں پہلے وہ کہ جن اعمال کو ہر شب کرنا چاہئے دوسرے وہ کہ ہر شب کے لئے مخصوص ہیں پس جو کہ تینوں شبوں میں اعمال کرنا چاہئے وہ یہ ہیں منقول ہے کہ جو شب قدر کو دو ۲ رکعت نماز بجالائے اور ہر رکعت میں بعد سورہ حمد سات مرتبہ